KAIJOR2001P

KANZULIMAN
Academic International Journal on Razawiyāt
Multilingual · Annual · Peer-Reviewed · Scholarly Online

Homepage: http://research.kanzuliman.org/
Volume: Three
Issue: Five (Persian)

Frequency: 1 Volume per Year
Year: 2021
Email: kaijor.kanzuliman@gmail.com

دربارۂ امام احمد رضا نظرات علمائے عرب وغیر عرب

غیاث الدین احمد مصباحی

خادم التدریس مدرسہ عربیہ سعید العلوم،
یکماڈپو لکشمی پور، مہراج گنج (یوپی)

ARTICLE INFO
Article history:
Received: 30 September 21
Revised: 16 October 21
Accepted: 02 October 21

کلیدی واژہ ھا:
علماء عرب
علماء شام
پاکستان
دیوبندی
نظرات

ABSTRACT خلاصہ

چودھویں صدی کے عظیم المرتبت عالم دین ومحسن ملت اسلامیہ مولانا شاہ احمد رضا خان جنہوں نے بڑی زمیداری سے دین وملت کی قیادت کی اور اپنے دور میں بے شمار نمایاں کارنامے سرانجام دیئے جس کی نظیر ماضی قریب میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتی، آپکی انھیں قائدانہ کاوشوں نے علمی دنیا کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ اسی وجہ سے علمی دنیا کے علماء عرب وعجم نے آپکے مقام تحقیق کو دیکھ کر آپکو نہ صرف ملت کا نگہبان تسلیم کیا بلکہ امام اہل سنت، مجدد دین وملت اور اعلیٰ حضرت جیسے عظیم القاب سے اپنی تحریروں اور تقریروں میں مسلسل یاد کیا ہے اور کئی تو آپ سے اجازت وخلافت کی مختلف اسناد لے کر انکو سروں پر رکھا اور خود پر فخر کرتے ہیں، بہت سے ایسے علماء بھی ہیں جو آپکے فتاویٰ کو اپنے سروں پر رکھتے ہیں، یہی نہیں علماء عرب وعجم مختلف خطوط کے ذریعہ آپ سے استفتاء کے ساتھ ساتھ قلمی رقعات کی گزار شکرتے بھی نذر آتے ہیں، زیر نظر مقالہ میں علماء عرب وعجم کی نگاہ میں آپکی اسی مقبولیت کا حقائق پر مبنی ایک غیر جانبدارانہ تحقیقی جائزہ لیا گیا مختصر حوالوں کے ذریعہ عرب وعجم کے علماء کبار کی نظر میں ممدوح کی مقبولیت کو واضح کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید:

امام اہل سنت، مولانا شاہ احمد رضا خان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) احتیاج بہ معرفی ندارد، دانش و فضل آں نہ تنہا در شبہ قارۂ ہند بلکہ در کشورہائے عرب وغیر عرب مثلاً در دانشگاہِ اروپا، آمریکا و آفریقہ وغیرہ نیز مورد استقبال قرار می گیرد۔ شخصیتِ امام احمد رضا مایۂ افتخارِ اہل سنت است۔ و اُو جامعِ کمالات، مجموعۂ خوبیہا، ماہر علوم عقلی و نقلی، شرقی و غربی بود۔

در تفسیر، حدیث، وفقہ بے نظیر و در فنونِ مختلفہ مثلاً نحو، صرف، تجوید، تصوف، اخلاق، فرہنگ لغت، شعر و ادبیات، ہندسہ، ریاضیات، تاریخ، فلسفہ، ہیئت، نجوم، جفر یکتائے روزگار بود۔

امام اہل سنت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) چنیں ماہتابِ عشق و عرفان و آفتابِ فضل و کمال بود کہ نور آن دین اسلام را روشن و منور کرد۔ و عالمان و فاضلانِ عرب و عجم نہ تنہا بہ کمال علمی و شعور عرفانی او معترف اند بلکہ بہ شاگردیِ وے افتخار می کردند۔ واقعیت این است کہ "اعلیٰ حضرت" نامِ چنین شخصے است کہ عظمت اُو در قلب ہر عالم پیوستہ بود، بلکہ ہست و خواہد ماند۔

باید دانشت کہ این کلمات، فقط بر اساس فدا کاری بیان گفتہ شدہ اند بلکہ بجائے خود، تصانیفِ امام احمد رضا بریں دعویٰ، دلیل و شاہد اند ۔پس امروز ما سعی می کنیم کہ یکے از گوشہ ہائے، "در حیاتِ اُو یعنی بر" دربارۂ امام احمد رضا، نظرات علمائے عرب و عجم "گفتگو کنیم۔

دریں مقالۂ مختصر، تاثراتِ اربابِ علم و فن از علمائے عرب وغیر عرب دربارۂ امام اہل سنت می تواں دید۔ پس اکنون بیائید و تاثرات و نظراتِ عالماں و دانشوراں کہ در زیر، بیان کردہ شدہ است آنہا را بدون تاخیر بخوانید و عظمت و رفعتِ اعلیٰ حضرت را دریابید۔

نظراتِ علمائے مکہ معظمہ و مدینہ مکرمہ

شیخ محمد مختار بن عطارد الجوی (مسجد الحرام) فرمود کہ "در ایں عصر (امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) پادشاہِ علمائے محققین ہست و ہمہ سخنہائے او دُرست است، اُو یکے از معجزات پیامبر اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) است۔[1]

شیخ اسماعیل بن سید خلیل (حافظ کتب الحرام) گفت: "یکتائے روزگار، وحید عصر، شیخ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آں ہست کہ عالمان مکہ معظمہ شاہدِ فضل او ہستند۔ اگر او بریں مقام بلند فائز نہ بودے، علمائے مکہ مکرمہ برائے او شہادت نمی دادند۔ بلے! من می گویم کہ اگر دربارۂ اُو ایں گفتہ شود کہ او مجددِ ایں قرن ہست، پس این درست و صحیح است۔[2]

شیخ العلماء، مفتی شافعیہ محمد سعید بن محمد بابصیل فرمود کہ: "فاضل و کامل شیخ احمد رضا خان در اصول و قواعد شریعت بسیار ماہر ہست و بہ ہر کسے کہ بروید، سردارِ او ہست۔[3]

سید اسماعیل خلیل مکی گفت کہ: "بہ سوگند خدا می گویم کہ اگر امام اعظم ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ایں فتواہا را می دید، چشمانش خنک می شدند و نویسندۂ این فتواہا (یعنی احمد رضا) را در شاگردان خود قرار می داد۔[4]

سید احمد بن اسماعیل الحسینی البرزنجی (مفتی شافعیہ مدینہ طیبہ): اے علامۂ کامل، صاحب تحقیق و تنقیح، محقق اہل سنت، شیخ احمد رضا! من خلاصہ کتاب شما "المعتمد المستند" را خواندم پس آن را بر اَوجِ کمالِ قوت و انتقاد یافتم[5]

موسیٰ علی الشامی الازہری (مدینہ منورہ) فرمود کہ: "مؤلفِ ایں کتاب (الدولۃ المکیہ) امام ائمہ، مصلح و مجددِ دین ایں امت است، بہ نور یقین و با حمایت نورہائے قلوب آراستہ شدہ است۔ کے؟ شیخ احمد رضا خان! خدائے تعالیٰ اُو را در دو جہاں شرف قبول عطا کند و از رضائے خود نوازد۔ آمین۔[6]

شیخ غلام محمد برہان الدین ابن سید نورالحسن علیہ الرحمہ ،مدینہ منورہ: "اے برادران! بنابرایں، بہ سوئے ایں ثروت بشتابید وسعی کنید و نوشتہ ہائے ایں فاضلِ مصنف رامطالعہ کنید و در عشقِ سیدِ عالم، حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم، آں راؤ نبال کنید۔ وراہ آں رااتباع کنید، زیراکہ اُو برراہ مستقیم و مسیرِ مستقیم ہست۔[7]

نظراتِ علمائے شام و مصر و بغداد

علامہ سید محمد تاج الدین حسنی دمشقی (سابق صدر۔ شام) فرمود کہ:
نویسندہ کتاب "الدولۃ المکیہ "شیخ احمد رضاخان بزرگ ترین ہستی است کہ در مثلہائے خود شریف ترین و فائق ترہست، خداوند تعالیٰ اُورا جزائے خیر عنایت فرماید، و مارا بہ روز قیامت زیر پرچم پیامبر اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) جمع کند۔ آمین۔[8]

شیخ محمد بن علی آفندی الحکیم (دمشق۔ شام) گفت: معارفِ عقلی و نقلی مصنف کتاب (الدولۃ المکیہ) امام احمد رضاخان، برائے شرع محمدی شاہد بر غیرت اُو است۔ خداوند متعال امثالِ او عالماں و فاضلاں را در دامن اسلام بکثرت تخلیق فرماید کہ آں بہ مانند خورشید ہدایت وارشاد می درخشند۔[9]

ڈاکٹر حسین مجیب (قاہرہ۔ مصر): مولانا امام احمد رضا یک راسخ العقیدہ عالم دین بود، حملاتِ کہ بر دین حنیف کردہ شد اُو بہ طور کامل دفاع آں کرد و حجابِ مکرِ مخالفانِ بے معرفت را آشکار کرد۔[10]

استاذ حازم احمد عبدالرحیم المحفوظ (جامعہ ازھر) شکے نیست کہ شیخ احمد رضا یک فقیہ و امام واقعی است۔ او بہ کمال ہمت خود و بہ پشتکار کامل خویش، برائے اسلامیان جہان فریضۂ رہنمائی بر راہ مستقیم و مذہب صحیح انجام داد۔[11]

ڈاکٹر محمد مجید السعید (مدرس جامعہ اسلامیہ بغداد): امام احمد رضا بریلوی بزرگ ترین علامہ و فہامہ است۔ خیلے کم تر است کہ زمانہ از وجود چنین نادر افراد و سرفراز شود و امثال ایں پیش کند۔ او چنیں چراغ سوزاں و شعاعِ پُر نور است کہ نور آں زینہار کم و خاموش نمی شود۔[12]

شیخ عبدالرحمٰن العبیدی (مصر): امام احمد رضا یک ماہر، عالم دینی است، شخصیت او بحیثیت یک انسائیکلوپیدیا ہست، او در علوم و ہنرہائے رائج، در عصر خود بہ درجہ کمال رسیدہ بود۔[13]

شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی لبنان، علیہ الرحمہ بیروتی درباره کتاب "الدولۃ المکیہ "از شیخ احمد رضا، می گوید: "من آن را (یعنی الدولۃ المکیہ) از ابتدا تا انتہا خواندم، و دریافتم کہ ایں کتاب در کتابہائے مذہبی، مفید ترین و بسیار نفع بخش است و قوی ترین استدلال دارد، و مانند آن ممکن نمی شود مگر از یک امام بزرگ، محقق نحریر۔ خدا رحمت کند و مؤلف ایں کتاب را راخوشحال کند"۔[14]

نظراتِ علمائے پاکستان

پیر طریقت حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی، سرگودھا، پاکستان "مَن برابر بہ خاک پائے مولانا احمد رضاخان، بریلوی نیستم، زیراکہ در اعتقادِ بندہ عاجز، بنیادِ دین، بر محبت پیامبر اُستوار است، و اساس محبتِ پیامبر بر اساس ادب است، مولانا بریلوی از رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بے حد محبت کردہ بود۔[15]

مفتی سید حامد جلالی، کراچی پاکستان "و اما واقعیت او، پس ایں شدت و بلوغِ عقیدت اُو بود۔ او در عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فنا بود۔ او کوچک ترین گستاخی رانیز در شانِ معشوق خود تحمل نمی کرد"۔[16]

سید الفقہاء علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری (لاہور): "اعلیٰ حضرت در زمانِ خود عالم با شکوہ و شیخ طریقت بود، گرچہ در ہمہ علومِ عقلی و نقلی بر درجہ امامت فائز بود، اما فقہ، موضوع خاص وے بود. و در ایں فن، در شبہ قارۂ ہند مثال اُو نیست"۔[17]

مجاہد ختم نبوت علامہ عبدالستار خان نیازی: "اعلیٰ حضرت یک صاحب نظر و صاحب فکرِ متوازن و معتدل، مفکر اسلام بود، آں علم و کمالات نبوت را عکسِ توحید ربانی قرار داد و در بارہ علم غیب بہ ہمچنیں اندازِ محتاط گفتگو کرد کہ مخالفانش بے زبان ماندند"۔[18]

قاضی (جسٹس) پیر محمد کرم شاہ ازہری (قاضی سپریم کورٹ، پاکستان، شریعت بنچ) می نویسد: "دریں کلامے نیست کہ آں (امام احمد رضا) در علوم دینی، فقہ، حدیث، تفسیر و غیرہ مہارت بے نظیر می داشت۔[19]"

ڈاکٹر سید عبد اللہ پنجاب یونیورسٹی لاہور: "این نعمتِ عشقِ پیامبر بود کہ در قلب اُو سوز و گداز، در چشم او حیا، در عقل اُو سلامتی، و در اجتہاد اُو ثقاہت واصابت و در زبان اُو تاثیر، و در شخصیت او اثر و نفوذ بود۔ او آنچہ ارادہ می کرد آن را بانجام می رسانید، اُو کارے کہ انجام می داد دراں عشق رسول بہ وضوح کامل نظر می آید، این عشق رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) بود کہ اُو را در طول حیات در احیائے سنت فعال داشت"۔[20]

نظراتِ عالمان و دانشورانِ ہند

حضرت مخدوم شاہ آل رسول مارہروی (مرشد امام احمد رضا) یکبار فرمود کہ: "اگر خداوند متعال در روز قیامت بمن پرسید: کہ اے آل رسول، از دنیا برائے من چہ آوردہ ای؟ پس عرض می کنم کہ اے خدا! بندۂ درماندۂ تو، احمد رضا را از آں جا آوردہ است"۔[21]

حضرت شاہ فضل الرحمان گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ، گنج مرادآباد: "فاضل بریلوی مولانا شاہ احمد رضا در رفاقت شیخ المحدثین حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی در سال 1319 ہجری برائے دیدارِ حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی، واردِ گنج مرادآباد شد. دراں وقت شاہ فضل الرحمان گنج مرادآبادی از شرح، بیرون آمد و مولانا بریلوی را خوش آمدید کرد و در اُتاق مخصوص خود مہمان کرد و سپس بعد از نماز عصر از حاضرین خطاب کردہ گفت:

"من در تو بسیار نور می بینم" بعد ازاں کلاہ خود اُورا پوشاند و کلاہِ اُو بر سرِ خود گذاشت۔[22]

حضرت خواجہ حسن نظامی (درگاہ نظام الدین اولیاء، دہلی فرمود "مولانا احمد رضا خان شخصیت برگزیدۂ ہند بود، علاوہ ازیں در مختلف علوم و فنون ماہر، شاعر بے بدل، ممتاز ادیب، مفسر قرآن و محدث بزرگ بود. و ہمچنین اُو مجاہد آزادیِ ہند و شیخ طریقت بود، او بے شمار مخلوقِ خدا را بسوئے راہ حق ہدایت کرد، شخصیت علمی و خدمات بے نظیر اُو اعلیٰ ترین شخصیت ہائے ہند موردِ تائید قرار گرفتہ است"۔[23]

تاج العلماء حضرت محمد میاں مارہروی (ہندوستان): "من مقام اعلیٰ حضرت را بر علامہ ابن عابدین شامی مقدم می دارم زیرا کہ جامعیتے کہ نزد اعلیٰ حضرت است با ابن عابدین شامی نیست"۔[24]

امام المحدثین علامہ وصی احمد محدث سورتی: "از زمانے کہ ملاقات با اعلیٰ حضرت را آغاز کردم، شیرینی ایمان را یافتہ ام، اکنوں ایمان من رسمی نیست بلکہ بعونہ تعالیٰ واقعی است، آں کہ ایمان واقعی داد بیادِ اُو شخصیت بہ قلبم اطمینان می دہم۔ اعلیٰ حضرت دریں فن (حدیث) امیر المومنین فی الحدیث است ۔ حتی کہ اگر سالہا سال شاگردیِ آں اختیار بکنم بعد ازاں نیز بہ برابر گرد و خاکِ پائے اُو نمی توانم"۔[25]

شیخ المشائخ، مخدوم الاولیاء حضرت مولانا سید علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ می فرماید: "مسلکِ من در شریعت و

طریقت ہماں مَسلکِ مولانا شاہ احمد رضاخان صاحب بریلوی است۔ پس آں کہ می خواہد کہ بر مسیرو، مسلک من محکم بماند، اُورا باید کہ نوشتہ ہائے اعلیٰ حضرت رالازماً مطالعہ کند"۔[26]

علامہ مشتاق احمد نظامی، دارالعلوم غریب نواز الہ باد یوپی، انڈیا "شیفتگیِ اُو از آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بہ یک ضرب المثل تبدیل شدہ است۔ اما ایں واقعیت راانکار نمی تواں کرد کہ حضور و خود رفتگیِ او نیز ادب شناس می شود. اُو در حالتِ کیف و سرور نیز تقاضائے ادب راملحوظ دارد"۔[27]

ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو مسلم یونیورسٹی علی گڈھ: "اُو یک تصویرِ زندہ بود برائے الحب فی اللہ والبغض فی اللہ، محب خدا ورسول رامحبوب خود می دانست ودشمن خدا ورسول رادشمن خود می دانست، گاہے با حریف خود بد خُلقی نہ کرد و با دشمن خویش تند گوئی نہ کرد بلکہ حلم و بُردباری اختیار کرد۔ وہرگز با دشمن دین مہربان نشد، ہر جنبہ ُ حیات اعلیٰ حضرت با انوار سنت روشن و منور است"۔[28]

پروفیسر یوسف سلیم چشتی: "سلامے کہ مولانا احمد رضاخان بریلوی در بارگاہِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پیش کردہ است آں را یقیناً شرفِ قبولیت حاصل شدہ است، زیرا کہ در ہند وپاک بہ ندرت چنیں عاشق رسول وجود دارد کہ اشعار آں راحفظ نکردہ باشد"۔[29]

نظراتِ آں عالماں و دانشوراں کہ بہ مسلک و مَسیر اعلیٰ حضرت اعتقاد ندارند:

مولوی اشرف علی تھانوی (دیوبندی) تھانہ بھون، مفتی محمد حسن خلیفہ ُ تھانوی می گوید کہ حضرت تھانوی می گفت: "اگر من فرصت داشتم کہ در رہبری مولوی احمد رضاخاں صاحب بریلوی نماز بخوانم، آں را اقامہ می کردم"۔[30]

"مولانا کوثر نیازی می گوید کہ "من از مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی شنیدم، گفت:

وقتے کہ حضرت مولانا احمد رضاخان صاحب (علیہ الرحمہ) از دنیائے فانی رفت، شخصے آمد و حضرت مولانا اشرف علی تھانوی را خبر کرد۔ پس مولانا تھانوی دستش را برائے دعا بلند کرد، و چوں دعا را تمام کرد، یکی از موجودین پرسید کہ اُو در تمام عمر تُرا کافر می گفت و تُو برائے او دعائے بخشش می کنی؟ گفت: "و ایں سخن قابل درک است۔ "مولانا احمد رضاخان بر ما فتویِ کفر داد، زیرا کہ در معتقدِ اُو ما توہینِ رسول خدا کردہ ہستیم. اگر او ایں اعتقاد داشتہ بر ما فتویِ کفر تحمیل نکند، خود کافر می شد"۔[31]

مولانا ادریس کاندھلوی: "مولانا کوثر نیازی می گوید کہ "من تعالیم صحیح بخاری را از معروف عالم دیوبند، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس آموختہ ام، گاہے چوں در میانِ درس تذکارِ اعلی حضرت شدہ، مولانا کاندھلوی می گفت: "بخششِ مولوی احمد رضاخان فقط بہ ہمیں فتواہا خواہد شد، خداوند متعال خواہد گفت! احمد رضا! تو پیامبر ما را ایں قدر دوست داشتی کہ چنین عالمانِ بزرگ را نیز نہ بخشیدی، تو فہمیدی کہ آناں توہینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کردہ اند، بنا بر ایں بر آنا فتواہائے کفر دادی، برو، من تُرا با ایں یک عمل بخشیدم"۔[32]

مولوی ابوالحسن علی الحسنی الندوی: اُو (امام احمد رضا خان) کثیر المطالعہ، وسیع المعلومات و متبحر عالم بود، صاحب قلم زندہ، و در تصنیف و تالیف حاملِ فکرِ جامع بود، بہ عنوان اطلاعات در ایں زمانہ در فقہ حنفی و جزئیاتِ آں نظیرِ او وجود ندارد، فتوہائے او "کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم" (1323، مکہ مکرمہ) بریں شاہد عدل ہستند. اُو را در ریاضی، ہیئت، نجوم، توقیت، رمل و جفر مادرت کامل بود۔[33]

ابوالاعلی مودودی: موسسِ جماعتِ اسلامی ابوالاعلی مودودی می گوید کہ: "من در قلبِ خود بہ علم و فضلِ مولانا احمد رضاخاں صاحب

بسیار احترام دارم۔ در واقع، آں در علوم دینی بسیار گرفتِ وسیع دارد، و ایں فضیلتہائے اُو را کسانے کہ باو اختلاف دارند نیز تصدیق می کنند"۔[34]

ملکِ غلام علی مودودی، دستیار ابو الاعلیٰ مودودی، در یک بیانیۂ خویش می نویسد: "واقعیت این است کہ ما تا بہ حال در مولانا احمد رضا خاں سوئے تفاہم عمیقی داشتہ ایم. پس از خواندن بعضے تصانیف و فتواہائے او، بہ این نتیجہ رسیدہ ام کہ عمق اطلاعات کہ من در او یافتہ ام در بسیار علماء کم یافتہ می شود۔ و محبتش از خدا و رسول از سطر بہ سطر ظاہر می شود"۔[35]

مولوی شبلی نعمانی می نویسد کہ: "مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کہ در اعتقادات خود بسیار متشدد است باوجود ایں تبحرِ علمی مولانا صاحب آں قدر زیاد است کہ در ایں زمانہ ہمہ علمائے دینی در مقابل مولوی احمد رضا خان صاحب حیثیتے ندارند"۔[36]

مولانا سید سلیمان ندوی: "وقتے کہ چند کتابہائے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی را دیدم، چشمانم خیرہ شدند و حیران شدم کہ آیا واقعاً ایں کتابہا، از تصنیفہائے مولانا بریلوی ہستند؟ من تا دیروز در مورد آنہا می شنیدم کہ آں ترجمان صاحبان بدعت ہست و محض بہ چند موضوع جزئی محدود ہست۔ اما امروز معلوم شد کہ چنیں نیست، و آں نقیب اہلیانِ بدعت نیست بلکہ شاہکار و محقق جہان اسلام ہست۔ ہماں قدر عمق کہ در نوشتہ ہای مولانا یافتہ می شود، در کتابہائے استاد من مولانا شبلی صاحب و حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی و حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی و حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی نمی یافتہ شود"۔[37]

مولانا محمد الیاس صاحب (تبلیغی جماعت): "اگر کسے خواہد کہ محبت رسول ﷺ می آموزد پس آں را باید کہ ایں ہنر از مولانا بریلوی بیاموزد"۔[38]

مولانا ابو الکلام آزاد گوید: "مولانا احمد رضا خان یک حقیقی عاشقِ رسول بود، من نمی توانم فہمید کہ باں توہینِ نبوت می تواند۔"[39]

اختتامیہ:

ایں فقط چند نمونہا اند کہ من از تاثرات و نظرات دانشمنداں و روشن فکراں (از زبان اردو و عربی در فارسی تحویل کردہ) پیش کردہ ام والّا اگر فقط نظرات جمع آوردہ شود، پس یک کتاب عظیم تہیہ می تواں شد۔

و شکے نیست کہ فقیہِ فقید المثال، ابوحنیفۂ ہند، سیدنا امام احمد رضا خان بریلوی (قدس سرہ العزیز) تقریباً در جملہ جہان معرفی شدہ است و آفتاب اقبالش روز بہ روز درخشاں تر می شود و فرمانروائیِ اُو بر قلبہا افزوں تر می شود۔

مانند من کم ترین را چہ قوت و قدرت است کہ بر شخصیت امام احمد رضا خان گفتگو کنم کہ مشاہیر بزرگہائے زمانہ بر خوشہ چینیِ آں افتخار کردہ اند و کسانے کہ در بارہ زندگانی و خدمات دینی او را مطالعہ کردند سعی کردند کہ چیزے در بارۂ او نویسند پس در اخیر ایں گفتہ سکوت کردند کہ:

ع: بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

حوالہ جات:

[1] علمائے حجاز کی نظر میں۔ ص28

[2] حسام الحرمین ص142،140

[3] ملخص الدولۃ المکیہ ص17

[4] خیابان رضا ص 216/ الاجازاۃ المتینہ العلماء بکۃ والمدینہ، ص22

[5] حسام الحرمین۔ ص199

[6] حسام الحرمین۔ ص199

[7] فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں۔ ص ۱۳۲

[8] سالنامہ/ تجلیاتِ رضا۔1427ھ 2006۔۔ص108 (امام احمد رضا اور عالمِ اسلام۔۔۔ص184)

[9] امام احمد رضا اور عالمِ اسلام۔ ص180

[10] مقدمہ صفوۃ المدیح، ص15

[11] مقدمۃ المنظومۃ السلامیہ، ص:34

[12] مقدمہ شاعر من الھند۔ ص10

[13] مقدمہ قصیدتان رائعتان۔ ص17

[14] الدولۃ المکیہ: ص212)

[15] دبستان رضا، مولانا یسین اختر مصباحی، ص۱۱۵

[16] دبستان رضا مولانا یسین اختر مصباحی، ص۱۱۹

[17] مقالات یومِ رضا۔ حصہ دوم. دائرۃ المصنفین لاہور۔ ص57

[18] فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں۔ ص259تا260

[19] مقالات یوم رضا، مطبوعہ لاہور جلد۲ ص:۲

[20] عاشق رسول ،از پروفیسر محمد مسعود احمد مظہری۔ ص، ۴۰۳

[21] سیرت اعلیٰ حضرت۔ ص، ۵۳

[22] تذکرہ علمائے اہلسنت شاہ محمد احمد قادری، ص، ۲۰۸

[23] دبستان رضا۔ مولانا یسین اختر مصباحی، ص، ۱۱۵

[24] سرتاج الفقہاء۔ ص19

[25] ماہنامہ المیزان، ممبئی، امام احمد رضا نمبر، اپریل تا جون 1976ء، ص، 247

[26] بحوالہ مجد د اسلام ص134

[27] مقدمہ فقیہ اسلام۔ ڈاکٹر حسن رضا خان پٹنہ۔ ص، ۹

[28] دبستان رضا، مولانا یسین اختر مصباحی۔ ص ۸۰

[29] ندائے حق جونپور ص، ۳۱

[30] معارف رضا کراچی شمارہ یازدہ ہم ،انٹر نیشنل ایڈیشن، ص ۲۵۰)(بحوالہ ''چٹان'' لاہور، ۱۲۳۔ اپریل ۱۹۶۲ء

[31] اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت صفحہ ۷، طبع نارووال ،روزنامہ جنگ لاہور ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۹۰ء و ۱۹۸۱ء

[32] معارف رضا کراچی شمارہ یازدہم، انٹرنیشنل ایڈیشن ص ۲۵۱

[33] ص ۱۴۱، جلد ثامن، نزہتہ الخواطر مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد ۱۹۷۰ء

[34] مقالاتِ یوم رضا، حصہ :2، ص:40

[35] ارمغان حرم، ص، 4، مطبوعہ لکھنو

[36] رسالہ الندوہ، ص:۱۷

[37] حوالہ: ماہنامہ ''ندوہ'' اگست ۱۹۱۳ء ص ۱۷ بحوالہ : القول التسدید ص:

[38] معارف رضا کراچی، شمارہ یازدہ، انٹرنیشنل ایڈیشن ص ۲۵۵ ترک موالات ص، ۱۰۰

[39] بحوالہ امام احمد رضا ارباب علم دانش کی نظر میں، مولانا یسین اختر مصباحی ص، ۹۸